خدمت میں عظمت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

محبت اور وفا

عزیزانِ محترم! اسلام نے خدمتِ خلق کا جو جامع تصوّر پیش کیا ہے، یا انسانیّت کو جو ہمہ گیر ووسیع پروگرام دیا ہے، اس کی مثال دنیا کے دوسرے مذاہب واَدیان میں نہیں ملتی، مخلوقِ خدا کی خدمت، ان کے کام آنا، ان کے مصائب وآلام کو دُور کرنا، ان کے دُکھ درد بانٹنا، ان کے ساتھ ہمدردی، غمخواری اور شفقت سے پیش آنا، خدمت خلق ہے، بہت بڑی نیکی اور عظیم عبادت ہے، انسانیّت کی بے لَوث خدمت، ان کے دلوں کو فتح کرنے، اور ان سے محبت ووفا مقدّس فریضہ اور اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی کا بہترین ذریعہ ہے، یقیناً اگر کوئی امیر وغریب کی تفریق کیے بغیر اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطر خدمتِ خلق بجالائے، تو دنیا وآخرت کی کامیابی اس

کا مقدّر بن جاتی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿مَن جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾[1] "جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ۱۰ ہیں"، دوسری جگہ فرمایا: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾[2] "جو کوئی نیکی لائے اُس کے لیے اس سے بہتر (صلہ) ہے۔

عزیزانِ گرامی! دِینِ اسلام خدمتِ خلق میں بھی دیگر مذاہب سے مقدّم ہے، اس دِین نے خدمتِ خلق کی ذمہ داری اور اُس پر عمل کو اسلامی ریاست پر عائد کیا ہے، اسی لیے اسلام بے سہارا اَفراد کی مدد، ان سے محبت وشفقت اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے پر بہت زور دیتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾[3] "نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکل جاؤ"۔ اَخلاقی وسماجی مُعاملات، قَوامی ومِلّی، گھریلو وانسانی زندگی میں روز مرہ واقع ہونے والے مسائل کے بارے میں دِینِ اسلام کی ہدایات بالکل واضح ہیں، اسلام ہمیں انسانی ہمدردی کا درس دیتا ہے، خیر کا داعی اور حق کا علمبردار ہے، مصطفیٰ کریم ﷺ یتیموں کے کام آتے، بیواؤں کا سہارے بنتے، کمزوروں اور مسکینوں کی مدد کرتے رہے، جب آپ ﷺ پر پہلی بار غارِ حراء میں وحی نازل ہوئی اور آپ

---

(۱) پ۸، الأنعام: ۱٦۰.

(۲) پ۲۰، القصص: ۸٤.

(۳) پ۲، البقرة: ۱٤۸.

ﷺ اپنے گھر تشریف لائے، تو اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور ﷺ سے سب سے زیادہ قریبی شخصیّت تھیں، اس مَوقع پر سرورِ کونَین ﷺ کے کچھ اس طرح اَوصاف بیان کر رہی ہیں: «كَلاَّ وَالله! مَا يُخْزِيْكَ اللهُ أَبداً؛ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ المعْدُوْمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ»(۱) "نہیں ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ آپ کو رُسوا نہیں کرے گا! آپ صِلہ رحمی فرماتے ہیں، لوگوں کا بار اُٹھاتے ہیں، ضرور تمندوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہِ حق میں پیش آنے والے مصائب میں مدد فرماتے ہیں"۔

تو معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا وَمولا ﷺ لوگوں کی مدد فرمایا کرتے، آپ ﷺ کی اس محبت واُلفت کے سبب لوگ جُوق دَر جُوق اسلام قبول کرتے، لہٰذا ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ خلق کا فریضہ انجام دینا چاہیے؛ کہ یہ چیز نیکی کے ساتھ ساتھ باہمی محبت واُلفت اور وفا شِعاری کا ذریعہ بھی ہے۔

برادرانِ اسلام! رمضان المبارک کا مہینہ نیکی وبھلائی، گناہوں سے توبہ، حُسنِ سُلوک ومہربانی کے ساتھ اللہ ورسول سے محبت ووفاداری کو مزید بڑھانے، لوگوں سے بھلائی وحُسنِ سُلوک اور اللہ ورسول کا پیارا ومحبوب بننے کا مہینہ ہے، وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات کے بانی شیخ زاید رحمہ اللہ تعالیٰ جن کی وفات ۱۹ رمضان کو ہوئی، ان کو

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب بَدْءُ الْوَحْيِ، ر: ٣، صـ١.

ہم سے بچھڑے آج ۱۲ برس بیت گئے ہیں، لیکن ان کی محبت ہمارے دلوں میں آج بھی زندہ ہے، ان کی محبت، شفقت اور اُلفت کا سایہ ہمارے سروں پر آج بھی سایہ فگن ہے، وہ نہایت ہی مخلص ووَفاشعار انسان تھے، انہوں نے اپنے ملک وقَوم سے وفاداری ومحبت کا حق ادا کردیا، زندگی بھر لوگوں کے لیے ہر ممکن سہولیات مہیا کرنے کی کوشش کرتے رہے، ہمارے ملک وقَوم کی ترقی انہیں کی فکر وکوشش کا ثمرہ ہے، یہاں کا امن وامان اُن کے خلوص وسچائی کی برکت، صحت وفراخیٔ رزق ہمارے اسی قائد کی کاشت کردہ فصل ہے، دنیا میں ہماری عزّت واحترام اُن کی بہترین سیاست وباریک بینی کا نتیجہ ہے، یہاں کی کھجوریں اور پھلدار درخت وباغات اسی بانیٔ وطن کے ہاتھوں لگے ہوئے ہیں، انہوں نے بالخصوص تعلیم، صنعتکاری، تجارت، ملازمین ومزدوروں کے حقوق کی ادائیگی، تعمیر وترقی، اتحاد واتفاق اور دیگر بھلائی کے کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر کام کیا، بحکمِ حدیث نیکی وبھلائی کے کاموں میں مشغول وکوشاں رہے، کہ مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «يَا أَبَا ذَرٍّ... مَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ»(۱) "اے ابو ذر! جس کے ماتحت اس کا کوئی مسلمان بھائی ہو، اُسے چاہیے کہ جو خود کھائے وَیسا ہی اُسے بھی کھلائے، جَیسا خود پہنے وَیسا ہی اُسے بھی پہنائے، اُن سے اَیسا کام مت لو جو اُن کی طاقت سے زیادہ ہو، اور اگر اَیسا کام لو تو

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ۲۲، صـ۸.

خود بھی اُن کی مدد کیا کرو"۔

لہٰذا ہم سب پر لازم ہے کہ ملکی وقومی، خارجی وداخلی، حقوق وتحفّظ، کام کاج، خورد ونوش، رہن سہن، تعلیم وتربیت، علمی وعملی، دینی ودنیاوی تمام خدمات سَر انجام دینے والے اِداروں اور حُکّام وغیرہ کا تعاون بھی کریں اور شکر گزار بھی رہیں؛ کہ مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «مَنْ لاَ يَشْكُرِ النَّاسَ لاَ يَشْكُرِ اللهَ»[1] "جو لوگوں کا شکر گزار نہیں، وہ اللہ تعالی کا بھی ناشکرا ہے"۔ مخلوق کا شُکر گویا اللہ تعالی کا شکر ہے، لوگوں کا شکریہ ادا کرنا اسلامی اَحکام کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ باہمی محبت واُلفت کا بھی سبب ہے، لہذا ہمیں ان اداروں کے ساتھ ہر ممکن تعاوُن کرنا ہے، فرمانِ خداوندی ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾[2] "نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو"۔ تعاون، اتفاق واتحاد، باہمی ہم آہنگی، تعلقات کی مضبوطی اور اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی کا بھی سبب ہے۔

اعمالِ صالحہ میں سبقت کیجیے

برادرانِ اسلام! قرآن وحدیث میں بندوں کو حُسنِ سلوک اور احسان کی دعوت دی گئی ہے، اس ماہِ مبارک میں ہمیں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرکے اللہ ورسول کو راضی کرنا ہے، اس ماہِ مبارک میں رَحمتِ الٰہی بندوں کی طرف خاص طَور پر متوجّہ رہتی

---

(١) "جامع الترمذي" أبوابُ البِرِّ والصِّلة، ر: ١٩٥٤، صـ٤٥٤.

(٢) پ٦، المائدة: ٢.

ہے، صِرف ہمیں تھوڑی سی کوشش کرنی ہے، نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسَارِعُوْا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾(1) "اپنے رب کی بخشش اور اُس جنّت کی طرف جس کی چَوڑائی میں سب آسمان وزمین آجائیں، پرہیزگاروں کے لیے تیار کر رکھی ہے"۔ یعنی تَوبہ، نیکیوں میں ایک دوسرے پر سَبقت، کثرتِ عبادت کے ذریعے غلطیوں کوتاہیوں کے اِزالے کی کوشش کرو؛ کہ اَیسے بندوں کے لیے آخرت میں جنّت تیار کر رکھی ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی نعمت میسّر ہے اسے غنیمت تصوّر کرتے ہوئے نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت کرنی چاہیے، نیک کاموں میں سبقت کرنا بندۂ مؤمن ہی کے شایانِ شان ہے۔

عزیز دوستو! وہ ضرور تمند اَفراد جو تنگدستی کی زندگی بسر کر رہے ہیں، ان کی مدد ہمارے لیے بے حد ضروری اور اجر وثواب کا باعث ہے، جو مؤمن مَرد وعورت نیک اَعمال بجالائے تو اُسے اُس کا اجر ملے گا، اُسے جنّت میں داخل کیا جائے گا، فرمانِ خداوندی ہے: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُوْنَ نَقِيْراً﴾(2) "جو کچھ بھلے کام کرے گا مَرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان، تو وہ جنّت میں داخل کیے جائیں گے، اور اُنہیں تِل بھر

---

(1) پ٤، آل عمران: ١٣٣.

(2) پ٥، النّسآء: ١٢٤.

نقصان بھی نہ ہوگا"۔

تو معلوم ہوا کہ جیسا بوئیں گے ویسا ہی کاٹیں گے، اچھے اعمال کی اچھی جزا اور بُرے اعمال کی بُری جزا پائیں گے، یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر سلیمُ الفطرت انسان نیک بننے کی کوشش کرتا ہے، اور نیکی و بھلائی کے کاموں میں سبقت حاصل کرنا چاہتا ہے، ہر ایک کی تمنا و خواہش ہوتی ہے کہ بھلائی و نیکی، رفاہی و سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، جو اِخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ و خدمتِ انسانیّت کے لیے جتنی کوشش کرتا ہے، اُتنا ہی اَجر و ثواب بھی پاتا ہے، قبر و حشر اور جنّت میں اس کی جزا و فوائد دیکھے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعىٰ ۞ وَأَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۞ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَآءَ الْأَوْفىٰ﴾[1] "آدمی اپنی کوشش ہی کا نتیجہ پائے گا، اور اُس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی، پھر اُس کا بھرپُور بدلہ دیا جائے گا"۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسّرینِ کِرام فرماتے ہیں: "آدمی بتقضائے عدل وہی پائے گا جو اُس نے کیا ہو، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے"[2]۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو اعمالِ صالحہ کی بھرپور کوشش کرنی ہے؛ تاکہ دنیا وآخرت میں اُس کی اچھی جزا نصیب ہو۔

محترم بھائیو! جو شخص والدین، اہلِ قرابت، اور ملک وقَوم وغیرہ کے ساتھ بھلائی

---

(۱) پ۲۷، النّجم: ۳۹-۴۱.

(۲) "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" ص ۸۴۲۔

کرے، توآخرت میں اس کا اچھا بدلہ دیا جائے گا، اللہ رب العالمین کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾[1] "نیکی کا بدلہ نیکی ہی تو ہے!"۔ انسان تو انسان اگر کوئی جانور کے ساتھ بھی بھلائی کرے تو اس کا بھی اَجر وثواب بھرپور پائے گا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَنَّ رَجُلًا رَأٰى كَلْباً يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتّٰى أَرْوَاهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ»[2] "ایک شخص نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے سبب گیلی مٹی چاٹ رہا ہے، اس شخص نے اپنے موزے کو پانی سے بھر کر اس کتے کے منہ پر ڈالتا رہا، یہاں تک کہ کتے کو سیراب کر دیا، اللہ تعالی نے اس نیکی کو قبول فرمالیا اور اسے جنّت میں داخل کر دیا"۔

تو پتا چلا کہ کسی جانور کے ساتھ بھلائی کرنا بھی دخولِ جنّت کا سبب ہے، اور نیکی وبھلائی مُوجِبِ اجر وثواب اور صدقہ ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ»[3] "ہر نیکی صدقہ ہے"۔ لہٰذا جس سے جتنا ہو سکے وہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرے۔

برادرانِ مَن! دِینِ اسلام اِنفرادیّت ورُہبانیت، تنہائی پسندی وگوشہ نشینی کے

---

(۱) پ۲۷، الرحمن: ٦٠.

(۲) "صحيح البخاري" كتابُ الوُضوء، ر: ۱۷۳، صـ۳٤.

(۳) "صحيح البخاري" كتابُ الأدب، ر: ٦۰۲۱، صـ۱۰٥۲.

بجائے مُعاشرتی اِصلاح وتعمیر وترقی، اور خدمتِ خَلق کا درس دیتا ہے، خدمتِ خلق انسانی دلوں کو موہ لیتی ہے، اور مخالفتوں کے ہجوم سے راستہ نکالتی ہے، آج بھی اگر مسلمان بحیثیت اُمّت خدمتِ خلق کو اپنا شِعار بنالیں، تو انہیں فاتحِ زمانہ بننے سے کوئی نہیں روک سکتا، خدمتِ خلق میں اجرِ عظیم اور آخرت کی کامیابی ہے، مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے بھائی کی ہر طرح ہر ممکن مدد کرے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[1] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا، نہ اسے ظالم کے حوالہ کرتا ہے، جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت وحاجت پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالی اُس کی ضرورت کو پورا فرما دیتا ہے، اور جو کسی مسلمان کی مصیبت دُور کرے، اللہ تعالی اُس کی مصیبت دُور فرما دیتا ہے، اور جس نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا"۔

عزیزانِ گرامی! بعض انسان اپنے اچھے کردار کے سبب اتنے پُرکشش ہوتے ہیں، کہ لوگوں کے دل ودماغ اُس کی ستائش وتعریف پر مجبور ہو جاتے ہیں، انہی لوگوں میں ایک وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات کے بانی شیخ زاید رحمہ اللہ کی ہستی بھی ہے، جو نیک

---

(١) "صحيح مسلم" كتابُ البر والصلة، ر: ٦٥٧٨، صـ١١٢٩.

کاموں میں مسلمانوں کے لیے نمونہ ہیں، انہوں نے لوگوں کے لیے سہولت مہیا کرنے، ملک وقوم کی ترقی، تعلیم و تربیت کے لیے ہر ممکن کام کیا، جس کے سبب آج بھی لوگ انہیں اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں، اور تاقیامت یاد کرتے رہیں گے۔

خدمتِ خَلق کے پیچھے رِضائے الٰہی کا حصول کار فرما ہو تو وہ رَفاہی کام میں پائیداری اور ثبات و تسلسل کی ضمانت ہوتا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو، اور اپنے رب کی بندگی کرو، اور بھلے کام کرو، اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو"۔ اس آیتِ مبارکہ میں مسلمانوں کو پنج وقتہ نمازوں کے اہتمام، عام بھلائیوں اور رَفاہی خدمات، صِلہ رِحمی اور اعلیٰ اَخلاق کا حکم دیا جارہا ہے۔

اے اللہ! ہمیں ذَوق وشَوق سے عبادت، نیک اعمال، خدمتِ خلق اور فلاحی کام کی توفیق وہمت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا

---

(۱) پ۱۷، الحج: ۷۷.

وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.